# نظیر کی شاعری

Dr. Md. Shamshad Akhtar

شاعری کا مواد زندگی کے ہر شعبے اور ہر سطح سے ماخوذ ہوتا ہے۔ وہی شاعری آفاقی اہمیت کی حامل ہوتی ہے جس میں زندگی کے ہر رنگ کی عکاسی ہو۔ جبکہ نظیر اکبر آبادی سے قبل کی شاعری کا اگر ذکر کیا جائے تو یہ واضح ہوگا کہ قبل کے دور ادبیات میں سماج کے اعلیٰ و ارفع سماج سے متعلق ہی معاملات و مسائل قابلِ توجہ ہوا کرتے تھے چونکہ شعر و ادب کی نگرانی و سرپرستی امراء و رؤسا کے ہی زیر اختیار ہوا کرتی تھی تو ظاہر ہے کہ شعرائے کرام بھی وقت و حالات کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے انہیں موضوعات و مسائل کو اپنی شاعری میں جگہ دیتے تھے جن کا تعلق سماج کے اعلیٰ اور زیرِ اقتدار طبقے سے ہوا کرتا تھا۔

نظیر اکبر آبادی کا یہ وصف ہے کہ انہوں نے سماج کے نچلے طبقے اور عوام الناس کے مسائل و حالات کو مدِ نظر رکھ کر اپنی شاعری کے لئے راستہ ہموار کیا۔ ایسا نہیں کہ نظیر اکبر آبادی نے صرف عوامی اور نچلی طرزِ زندگی میں ہی اپنی شاعری کو پروان چڑھایا بلکہ انہوں نے عوام و خواص کے درمیان کی راہ

جتی۔ دوسرے لفظوں میں اگر یہ کہا جائے کہ نظیر ایک حقیقت پسند شاعر ہے تو بیجا نہ ہوگا۔ اپنے عہد کے تمام تر سماجی، تہذیبی اور سیاسی منظرنامے کو اکثر و بیشتر طنز و مزاح سے مزین کرکے نظیر نے کچھ اس طرح شاعری کے قالب میں ڈھالا ہے کہ بس قاری ان کی عظمت کا قائل ہو جاتا ہے۔ ذیل میں ان کے اشعار دیکھئے:

خاص طور پر ان کی نظم مفلسی کا یہ بند کہ:۔ ؎

"جب آدمی کے حال پہ آتی ہے مفلسی
کس کس طرح سے اس کو ستاتی ہے مفلسی
پیاسا تمام روز بٹھاتی ہے مفلسی
بھوکا تمام رات سلاتی ہے مفلسی"

نظیر نے اپنی تمام تر نظموں میں زندگی کے کئی تلخ اور حقیقی رخ کی ترجمانی کی ہے مثال کے طور پر ان کا یہ شعر کہ:۔ ؎

سب جیتے جی کے جھگڑے ہیں، سچ پوچھو تو کیا خاک ہوئے
جب موت سے آکر کام پڑا سب قصے قضیے پاک ہوئے

شعری سطح پر زندگی کے تئیں تنقیدی بصیرت نے ہی نظیر کو بے مثال بنایا ہے۔